السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

عیدین کی بارہ تکبیروں کا ثبوت کون سی کتاب میں ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

۔ عن عَمْرِو بنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ: "أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ فِي عِيدٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ تَكْبِيرَةً، سَبْعًا فِي الْأُولَى، وَخَمْسًا فِي الْآخِرَةِ، وَلَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا، وَلَا بَعْدَهَا۔ (رواہ احمد کذا فی نیل الاوطار ابن ماجہ سندھی: ج ۱ باب ما جاء کم یکبر 1 الامام فی صلاۃ العیدین ص ۳۸۷)

''رسول اللہ ﷺ نے عید کی نماز میں پہلی رکعت میں سات تکبیریں کہیں، پھر دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں کہیں۔''

عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، «أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ فِي العِيدَيْنِ فِي الأُولَى سَبْعًا قَبْلَ القِرَاءَةِ، وَفِي الآخِرَةِ خَمْسًا قَبْلَ القِرَاءَةِ

وَفِي البَابِ عَنْ عَائِشَةَ، وَابْنِ عُمَرَ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِيثُ جَدِّ كَثِيرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَهُوَ أَحْسَنُ شَيْءٍ رُوِيَ فِي هَذَا البَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،۔ (جامع الترمذی مع تحفۃ الاحوذی: ج ۱ ص ۳۷۶، والتعلیق المغلی علی الدار قطنی: ج ۲ وشرح السنۃ ج ۲ ص ۶۰۵)

''کثیر بن عبداللہ اپنے والد کے ذریعہ اپنے داد عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عیدین کی نماز میں پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات تکبیریں کہیں اور دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں کہیں۔''

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ عید کی نماز کی تکبیروں کے بارے میں دوسری تمام حدیثوں سے زیادہ صحیح ہے، یعنی اس مسئلہ کے بارے میں دوسری حدیثوں کی بہ نسبت اس حدیث میں ضعف بہت کم درجے کا ہے۔ (دار قطنی مع التعلیق المغنی ج ۲ ص ۴۸)

امام ترمذی فرماتے ہیں:

وَالعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ العِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَغَيْرِهِمْ، [ص: 417] وَهَكَذَا رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ صَلَّى بِالمَدِينَةِ نَحْوَ هَذِهِ الصَّلَاةِ، وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ المَدِينَةِ وَبِهِ يَقُولُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، وَالشَّافِعِيُّ، وَأَحْمَدُ، وَإِسْحَاقُ،۔ (جامع ترمذی مع تحفۃ الاحوذی)

قال الشیخ سلام اللہ فی المحلی وھو حجۃ الشافعی وأحمد ومالک وروی ذلک عن ابن عمر وابن عباس وأبی سعید الخدری۔

حافظ عبدالرحمن مبارکپوری فرماتے ہیں:

قلت وقد عمل بہ أبو بکر وعمر رضی اللہ عنہما۔ (تحفۃ الأحوذی: ج ۱ ص ۳۷۷)

خلاصہ یہ کہ امام شافعی، امام احمد اور امام مالک نے اپنے مسلک کی حمایت میں اسی حدیث کو دلیل ٹھہرایا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عباس، ابو سعید خدری، حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فارروق رضی اللہ عنہم سے بھی یہی مروی ہے اور اسی پر عمل ہے۔

دوسرا مسلک حضرت عبداللہ بن مسعود سے ایک مرفوع حدیث کے مطابق نماز عید کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ اور تکبیر رکوع سمیت پانچ تکبیریں کہی جائیں پھر قرأت کے بعد رکوع کیا جائے، پھر دوسری رکعت میں قرأت کے بعد رکوع سمیت چار تکبیریں کہی جائیں۔ (عون المعبود مع سنن ابی داؤد)

یہ طریقہ بعض دوسرے صحابہ سے بھی مروی ہے مگر کوئی مرفوع حدیث قابل اعتماد اس طریقہ کے اثبات میں موجود نہیں۔ مگر پہلا طریقہ بلحاظ سند دوسرے طریقہ سے بہتر ہے کیونکہ حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فارق رضی اللہ عنہم کا عمل اسی پہلے طریقہ پر رہا ہے۔ اور وجوہ ترجیح میں ایک وجہ یہ ہے کہ جس حدیث پر خلفائے راشدین کا عمل ہو تو وہ دوسری حدیث پر راجح ہوتی ہے، جیسا کہ امام محمد بن موسیٰ حازمی اپنی کتاب ''الاعتبار'' میں تصریح فرماتے ہیں:

الحادی والثلاثون فی ترجیح الاخبار اَن یکون اِحد الحدیثین قد عمل بہ الخلفاء الراشدون دون الثانی فیکون الد ولذلک قدمنا روایۃ من روی فی تکبیرات العیدین سبعا، خمسا علی روایۃ من روی اربعا کاَربع الجنائز لاَن الاَول قد عمل بہ اَبو بکر (و عمر رضی اللہ عنہ فیکون الی الصحۃ اقرب والاَخذ بہ اَصوب۔ (کتاب الاعتبار: ص ۱۹

ترجیح کی اکتیسویں وجہ یہ ہے کہ دو مخالف حدیثوں میں سے جس حدیث پر خلفائے راشدین نے عمل کیا ہو تو وہ حدیث اس حدیث پر راجح ہوگا ی جس پر خلفائے راشدین کا عمل ثابت نہ ہو۔ اس لیۓ ہم نے ۲ اتکبیروں والی حدیث '' ''کو چار تکبیروں والی حدیث پر ترجیح دی ہے کیونکہ ۲ اتکبیروں والی حدیث پر حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فروق رضی اللہ عنہ کا عمل ہے۔

مزید تفصیل کےلیۓ نیل الاوطار کی طرف رجوع کیا جائے ج ۳ ص ۳۳۸تا ۳۴۰۔ ھذا ما عندی واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

:فائدہ

(عیدالاضحیٰ کا چاند نظر آجانے پر تکبیروں کا آغاز ہو جاتا ہے، پھر جب امام نماز کےلیۓ نکلے تو تکبیریں ختم کر دینی چاہئیں۔ (کتاب الام للشافعی: ج ۲ ص ۲۰۵

:تنبیہ

مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمۃ اللہعلیہ کی کتاب ''رسول اکرم کی نماز'' (ص ۱۲۲) پر کثیر بن عبداللہ بن کثیر لکھا گیا ہے، یعنی تصحیف ہوگئی۔ صحیح کثیر بن عبداللہ ہے۔ ملاحظہ ہو تحفۃ الاحوذی (ج ا ص ۳۷۷) وسنن دار قطنی (ج ۲ ص ۴۸) صحیح ابن خزیمہ ج، ص ۴ بیہقی ج ۳ ص ۲۵۸۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص544

محدث فتویٰ